

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْلَى الَّذِي لَنَا نَبِيُّهُ وَاللَّهُ  
وَعَلَى الْوَاضِحَاتِ إِنَّكَ حَيٌّ ذَلِيلٌ

# نماز جنازہ دوبارہ پڑھنا جائز نہیں ہے

از قلم

استاذ العلماء  
علامہ  
سجاد علی

مدرس و ناظم دارالعلوم جامعہ فیضیہ

ناشر  
تحریک فدایان ختم نبوت

ٹانڈلیانوالہ ضلع فیصل آباد (پاکستان)

0332-3409714, 0344-6087451

آج کا مسلمان (الامام شاہ اللہ) مادر پدر آزادی چاہتا ہے، جو دین پر بھی اپنی رائے زنی کرنے سے اجتناب نہیں کرتا کبھی بھی شرعی مسئلے میں علماء کی طرف رجوع کرنے کی بجائے خود ہی فیصلے کرنا شروع کر دیتا ہے، کچھ تو اس قدر جری ہیں کہ اگر کوئی شرعی بات مزاج کے خلاف ہو تو ایک دم انکار کر دیتے ہیں، گویا انکی نگاہ میں ”دین“ وہی ہے جو انکی طبیعت کے موافق ہو اور عقل پہ پورا اثر ہے۔ جو مزاج کے موافق نہ ہو یا عقل میں نہ آئے وہ تو دین ہی نہیں۔ العباد باللہ۔

حالانکہ دین اسلام ہماری عقلوں یا خواہشات کے تابع نہیں بلکہ ہماری عقلیں اور خواہشات دین کے تابع ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے!

تو اے لوگوں! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

(ترجمہ کنز الایمان: جمل ۳۳)

دوسرے مقام پر فرمایا!

تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں۔

(کنز الایمان۔ العمران: ۲۲)

راقم الحروف کچھ دن قبل ایک جنازہ میں شریک تھا، جب نماز کیلئے صفیں بندہ گئیں تو ایک صاحب نے آگے بڑھ کر امام جنازہ کو بتایا کہ اس مرحوم کی نماز جنازہ ایک بار فلاں شہر میں ہو چکی ہے جس میں مرنے والے کا ایک بیٹا بھی شامل تھا یعنی وہ بھی پڑھ چکا ہے۔

اس پر اُس امام صاحب نے حاضرین کو بڑے پیار سے یہ شرعی مسئلہ سمجھایا کہ اگر تو پہلے جنازے میں بیٹے نے شرکت کی تھی تو اب نماز جنازہ دوبارہ نہیں ہو سکتی، فقط اجتماعی دعا کرتے ہیں پھر تہ فین کر دی جائے اس پر کچھ افراد کی طرف سے سخت ردِ عمل دیکھنے کو ملا اور اعتراض کیا کہ دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے میں حرج ہی کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

اس حوالے سے فقیر سے کچھ احباب کی طرف سے تقاضا کیا گیا کہ اس مسئلے کی وضاحت میں کوئی کتابچہ ترتیب دیا جائے تاکہ اس شبہ کا ازالہ ہو سکے



قارئین کرام:

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر پہلا جنازہ میت کے ولی (یعنی وارث جیسے بیٹا اور بھائی وغیرہ) نے پڑھ لیا، یا اس کی اجازت سے پڑھا گیا تو اب نماز جنازہ دوبارہ نہیں پڑھی جاسکتی۔

بدائع صنائع میں ہے:

نبی کریم ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگوں کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ ﷺ نے دوبارہ نماز پڑھنا چاہی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

الصلوة على الجنائز لا تُعاد ولكن أدع  
للميت واستغفر له

نماز جنازہ دوبارہ نہیں پڑھی جاتی، لیکن تم میت کیلئے دعا و استغفار کر لو (ج ۲ ص ۴۷، ۴۸، مکتبہ رشیدیہ)

اب اس پر فقہ حنفی کے مزید حوالا جات ملاحظہ فرمائیں

قدوری میں ہے:

وإن صلى عليهما لولي لم يجز أن يصلي  
أحد بعده

اگر ولی (وارث) نے نماز جنازہ پڑھ لی تو اس کے بعد کسی کیلئے جائز نہیں کہ دوبارہ نماز جنازہ پڑھے۔ (ص ۹۳، مکتبہ امام احمد رضا) صاحب ہدایہ اس کی شرح میں دوبارہ نماز نہ پڑھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لأن الفرض يتأدى بالأول والنفل  
بها غير مشروع

اس لیے کہ فرض تو پہلی نماز سے ادا ہو چکا اور یہ نماز بطور نفل پڑھنی مشروع (جائز) نہیں۔ (ہدایہ اولین ص ۱۹۲، مکتبہ رحمانیہ)

اس پر مزید عقلی دلیل دیتے ہوئے فرمایا:

ولهذا إذا أتينا الناس تركوا من آخرهم الصلوة  
على قبور النبي وهو اليوم كما وضع

اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ تمام مسلمانوں نے نبی کریم ﷺ کے مزار

اقدس پر یہ نماز پڑھنا چھوڑ دی حالانکہ آپ آج بھی ویسے ہی ہیں جیسے جس دن قبرانور میں رکھے گئے تھے۔ (ایضاً)  
مطلب یہ ہے کہ اگر نماز جنازہ دوبارہ پڑھنا جائز ہوتی تو روضہ انور پر شروع دن سے لے کر آج تک روزانہ کی بنیاد پر ہزار ہا نماز جنازہ پڑھی جاتی۔ مگر ایسا نہیں ہے۔  
جو ہرہ نہرو میں ہے:

لَاَنَّ الْفَرَضَ يَتَأَدَّى بِالْأُولَى وَالنَّفْلُ  
بِهَا غَيْرُ مَشْرُوعٍ

اس لیے کہ فرض تو پہلی بار ادا ہو چکا اور اسے بطور نفل پڑھنا جائز نہیں  
(ج ۱ ص ۲۶۴، مکتبہ نعمانیہ)  
مدینہ المصلیٰ میں ہے:

كُنْ عَدَمُ جَوَازِ صَلَوةٍ غَيْرِ الْأُولَى بَعْدَهُ كَهَمْدِ هَبْنَا  
پھر ولی کے بعد کسی اور کے لیے نماز جنازہ کا جائز نہ ہونا ہمارا مذہب  
ہے۔ (مدینہ المصلیٰ مع شرح غنیۃ المستملی ص ۵۰۴، مکتبہ نعمانیہ)  
نور الایضاح میں ہے:

فَإِنْ صَلَّى غَيْرُهُ أَعَادَهَا إِنْ شَاءَ وَلَا يُعِيدُ  
مَعَهُ مَنْ صَلَّى مَعَهُ غَيْرُهُ

پس اگر ولی کے غیر نے نماز پڑھی تو ولی اگر چاہے تو دوبارہ پڑھ سکتا  
ہے لیکن ولی کے ساتھ وہ دوبارہ نہیں پڑھ سکتا جس نے دوسرے کے  
ساتھ پڑھ لی ہو۔ (ص ۱۴۳، مکتبہ امام احمد رضا)

فَإِنْ صَلَّى غَيْرُهُ كِي وَضاحت میں مراقی الفلاح میں فرمایا:

يَعْنِي بِأَلَا إِذِنْ وَلَمْ يَقْتَدِ بِهِ

یعنی یہ بھی اس وقت ہے کہ جب غیر نے ولی کی اجازت اور اقتداء  
کے بغیر پڑھی ہو۔

(مراقی الفلاح مع طحاوی ج ۱ ص ۲۳۳، ۲۳۵، مکتبہ غوثیہ)



پھر اس پر علامہ طحاوی فرماتے ہیں:

أَمَّا إِذَا أَدَّيْتَهُ أَوَّلَهُ يَأْذَنُ وَلَكِنْ صَلَّى خَلْفَهُ  
فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُعِيدَ لِأَنَّهُ سَقَطَ حَقُّهُ بِالْأَدْنِ  
أَوْ بِالصَّلَاةِ مَرَّةً وَهِيَ لَا تُكَرَّرُ

بہر کیف ولی نے غیر کو اجازت دی یا نہ دی لیکن خود اس کے پیچھے پڑھ لی تو اب ولی کے لئے بھی جائز نہیں کہ دوبارہ پڑھ سکے، کیونکہ نماز کی اجازت دینے یا اس کے ایک بار پڑھ لینے سے اُس نے اپنا حق خود ساقط کر دیا، اور اس نماز کا تکرار نہیں ہوتا۔

(ایضاً ص ۲۳۳)

تنویر الابصار میں ہے:

وَإِنْ صَلَّى هُوَ بِحَقِّ لَا يُصَلِّي غَيْرُهُ بَعْدَهُ

اور اگر ولی صاحب حق نے نماز جنازہ پڑھ لی تو اس کے بعد دوبارہ کوئی بھی نہیں پڑھ سکتا۔

(تنویر الابصار مع رد المحتار علی الدر المختار ج ۳ ص ۱۳۶، مکتبہ رشیدیہ)

کنز الدقائق میں ہے:

وَلَمْ يُصَلِّ غَيْرُهُ بَعْدَهُ

اور ولی کے بعد کوئی بھی دوبارہ جنازہ نہیں پڑھ سکتا

اس پر البحر الفائق میں ہے:

لَا أَنَّ الْفَرَضَ تَأْدِي بِالْأُولَى وَالْتَّنْفُلُ  
بِهَا غَيْرُ مَشْرُوعٍ

کیونکہ فرض تو پہلی بار نماز پڑھنے سے ادا ہو گیا اور بطور نفل نماز جنازہ پڑھنا مشروع نہیں۔

(کنز الدقائق مع شرح البحر الفائق ص ۲۹۲، مکتبہ قدیمی کھٹمانہ)

فتح القدیر میں ہے:

وَإِنْ كَانَ وَحْدَهُ لَمْ يَجْزُ لَكَ أَنْ تُصَلِّيَ بَعْدَهُ

یعنی اگر ولی نے نماز پڑھی اگرچہ اس نے اکیلے پڑھی ہو (پھر بھی) کسی کے لیے جائز نہیں کہ اس کے بعد نماز جنازہ پڑھے۔

(فتح القدیر مع الکلائی ج ۲ ص ۱۲۳، مکتبہ رشیدیہ)

رَجُلٌ مَاتَ فِي غَيْرِ بَلَدٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ  
جَاءَ أَهْلُهُ فَحَمَلُوهُ إِلَى مَنْزِلِهِ إِنْ كَانَتْ  
الصَّلَاةُ بِإِذْنِ السُّلْطَانِ أَوْ الْقَاضِي لَا تُعَادُ

کوئی شخص کسی دوسرے شہر میں مرا اور وہاں اس کی نماز جنازہ پڑھ دی  
گئی، پھر اس کے گھر والے آگئے اور اسے اپنے شہر لے گئے، اگر تو پہلے  
والی نماز بادشاہ یا قاضی کی اجازت سے پڑھی گئی تو اب دوبارہ نہیں  
پڑھی جاسکتی۔ (ج ۱ ص ۲۲۳، مکتبہ رشیدیہ)

اور اسی طرح اگر ولی کی اجازت سے پڑھی گئی تو بھی دوبارہ نہیں ہو سکتی  
کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں ہے:

يُكْرَهُ تَكَرُّرُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ، فَلَا يُصَلَّى  
عَلَيْهَا إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً.... عِنْدَ الْحَنْفِيَّةِ

احناف کے نزدیک نماز جنازہ کا تکرار مکروہ ہے نماز جنازہ بس ایک بار  
ہی پڑھی جائے گی۔ (ج ۱ ص ۳۰۸، مکتبہ شان اسلام)  
بدائع متابع میں نماز جنازہ دوبارہ نہ پڑھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے  
فرمایا:

لَا بَأْسَ بِالْمَرْءِ أَنْ يَفْعَلَ بِهَا صَلَاةً وَاحِدَةً  
لِيَكُونَ بِهَا قَرْضًا كَفَايَةً وَلِيَهَذَا إِنْ مَنْ تَعَبُ يُصَلِّي  
لَوْ تَرَكَ الصَّلَاةَ كَانِيًا لَا يَأْتُهُ

کیونکہ پہلی بار نماز پڑھ لینے کی وجہ سے فرض ساقط ہو گیا، اس کے فرض  
کفایہ ہونے کی وجہ سے۔ ہاں وجہ اگر وہ شخص جس نے پہلے نہ پڑھی  
تھی، اگر وہ بارہ نماز ہونے پر بھی وہ نہیں پڑھتا گنہگار نہیں ہوگا۔

(ج ۲ ص ۲۸، مکتبہ رشیدیہ)

فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے:

نماز جنازہ کی تکرار ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک تو مطلقاً  
ناجائز و نامشروع ہے، مگر جب کراچی غیر احن نے بلا اذن و مباحثت  
ولی پڑھ لی ہو تو ولی اعادہ کر سکتا ہے۔

(ج ۹ ص ۲۷۰، مکتبہ رضا فاؤنڈیشن)



وقت رات تلاوی میں ہے:

جس میت پر ایک مرتبہ نماز جنازہ ولی کی اجازت سے پڑھ لی گئی ہو وہی  
بھی نماز جنازہ میں شریک تھا اس طرح نماز پڑھ لی گئی تو اب دوبارہ  
اس میت پر نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

(ج ۲ ص ۳۳۸، مکتبہ بزم وقار لدین)

نواوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جب ایک بار نماز جنازہ ہو گئی تو پھر اسے دوبارہ پڑھنا جائز نہیں کہ  
اگرچہ نماز جنازہ دو نماز ہے لیکن یہ بیعت مخصوصہ ایک بار دو نماز ہونے کے  
بعد سے نماز جنازہ کہتے ہیں پھر اسی طرح پڑھنا دوبارہ جائز نہیں۔

(ج ۱ ص ۴۷۳، مکتبہ شمس برادران)

بہار شریعت میں ہے:

جنازہ کی دوسری نماز پڑھنا ہے سو اس صورت کے غیر ولی نے بطور  
اقان ولی پڑھائی۔

(ج ۱ ص 838، مکتبہ المدینہ کراچی)

مکتبہ فکر وچ ہندی کتاب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں ہے:

جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنی درست نہیں اور اس میں کچھ تفصیل ہے جو  
کتب فقہ میں مذکور ہے اگر پہلے ولی نے نماز نہیں پڑھی پھر نہ ہی اس  
کی اجازت سے نماز پڑھی گئی بلکہ ایسے لوگوں نے نماز پڑھی کی جن کو  
حق تقدیم نہیں تھا تو وہی دوبارہ نماز نہیں پڑھ سکتا ہے اور اگر ولی اول نماز  
پڑھ لے تو پھر دوسروں کو اجازت نہیں کہ کر نماز پڑھیں۔

(ج ۵ ص ۷۹، مکتبہ العلم)

سوال:

اگر نماز جنازہ دوبارہ پڑھنی جائز نہیں تو نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر  
مزدخرشیہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ستر (70) بار کیوں پڑھی؟

محدث عظیم امام فاضل بدر الدین عینی علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِي الرَّأْيُ  
"صَلَّى عَلَى حَمْرَةٍ سَبْعِينَ مَرَّةً" الْمَعْنَى  
الَّتَغْوَى وَهُوَ الدُّعَاءُ أَيْ دُعَى سَبْعِينَ مَرَّةً  
یہ ممکن ہے کہ راوی کے اس قول کہ "آپ نے حضرت امیر حمزہ کی ستر  
پار نماز پڑھی" سے مراد "صلیٰ" کا لغوی معنی یعنی دعا مراد ہو، مطلب یہ  
ہوگا کہ ان کے لیے ستر پار دعا مانگی گئی۔ (نہ کہ نماز، وہ تو فقط ایک ہی  
پار پڑھی گئی)

(نہایہ شرح ہدایہ ج ۳ ص ۷۹۷ مکتبہ عثمانیہ)

سوال:

اگر میت کے وارثوں میں سے کسی ایک نے نماز جنازہ پڑھ لی تو کیا  
باقی وارث بھی دو بارہ نہیں پڑھ سکتے؟

جواب: اب باقی وارث بھی نہیں پڑھ سکتے، علماء رحمہم اللہ فرماتے ہیں:

وَلَوْ صَلَّى عَلَيْهِ الْوَلِيُّ وَلِلْمَيِّتِ أَوْلِيَاءُ  
آخَرُونَ بِمَنْزِلَتِهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُعِيدُوا

اور اگر ایک ولی نے نماز جنازہ پڑھ لی تو اہل میت کے لیے اسی  
درجے کے اور بھی وارث تھے تو ان کے لیے بھی نماز جنازہ دو بار  
پڑھنا جائز نہیں۔

(مرآتی الطحاوی مع لطحاوی ج ۱ ص ۲۳۳ مکتبہ نعیمیہ)

علوم اسلامیہ و عصریہ کا منفرد مرکز

دارالعلوم جامعہ فیضیہ

جامعہ لیاقواہ ضلع فیصل آباد (پاکستان)